کسی کے ہاں جانے پر اجازت لینے کے آداب

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

قرآن وسنّت کی رَوشنی میں اجازت کا بیان

عزیزانِ محترم! دِینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جس نے ہر مُعاملے اور زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رَہنمائی فرمائی، لہٰذا قرآنِ کریم اور سنّتِ رسول ﷺ کی رَوشن تعلیمات جو نہایت ہی آسان اور دِلنشیں ہیں، ان کی راہ پر گامزن رہنے کی ضرورت ہے، ان اَحکام کی بجاآوری اِنعاماتِ ربّانی کے حصول کا اہم ترین ذریعہ ہے، ان تعلیمات کے مطابق زندگی گزار کر ہم مُعاشرے کو کانٹوں کے آنگن سے پھولوں کی سیج بناسکتے ہیں، اِنہی تعلیمات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی کے ہاں جانے کے لیے اُن سے اجازت لی جائے۔ اجازت عام ہے، فیکٹری، کارخانہ ہو یا کوئی اِدارہ، آفس ہو یا گھر، بغیر اجازت کسی کے ہاں جانا ٹھیک نہیں، اسلام نے اس بات کی

اجازت نہیں دی کہ کوئی کسی کے یہاں بغیر اجازت داخل ہوجائے، اِنہی آداب واَخلاقیات کی اَہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوتاً غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى أَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے سِوادوسرے گھروں میں داخل مت ہوجب تک اجازت نہ لے لو، اور جب تک اُن لوگوں کو سلام نہ کرلو، اِجازت لینا تمہارے لیے بہتر ہے؛ کہ تم دھیان کرو"۔

مفسّرینِ کِرام اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "ایک عَورت نے حضورِ اَکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی، کہ میں بَسااوقات اپنے گھر میں اَیسی حالت میں ہوتی ہوں کہ مجھے پسند نہیں کہ کوئی مجھے اُس حالت میں دیکھے، جبکہ بعض لوگ بنا اِجازت اندر چلے آتے ہیں، اُس وقت یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی"[2]۔

میرے محترم بھائیو! یہ حکم عام ہے کہ جب بھی کوئی کسی کے ہاں جائے تو داخل ہونے سے پہلے اس سے اجازت لے، مرد ہو یا عورت، محرم ہو یا غیرِ محرم، رشتہ دار ہو یا جان پہچان والا، ہر ایک کو گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت لینا انتہائی ضروری ہے، اور اجازت نہ ملنے پر بغیر ناراض ہوئے واپس لَوٹ جانا چاہیے، چاہے سگے بھائی کا ہی گھر کیوں نہ ہو، جب تک صراحۃً اجازت نہ ملے، تب تک اُن کے گھر

---

(۱) پ۱۸، النور: ۲۷.

(۲) "تفسیر نور العرفان" ص۵۶۳۔

میں داخل نہیں ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ أَحداً فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ﴾(۱) "پھر اگر اُن میں سے کسی کو نہ پاؤ، جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے اُن میں نہ جاؤ، اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس لَوٹ جاؤ، تو واپس ہو جاؤ، یہ تمہارے لیے بہت سُتھرا ہے"۔

بلکہ مخصوص اَوقات میں تو بچوں اور خادموں پر بھی اجازت لینا لازم قرار دیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ط مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ط ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ﴾(۲) "اے ایمان والو! تمہارے غلام وخادم اور تمہارے وہ بچے جو ابھی جوانی کو نہ پہنچے، تین اَوقات: (۱) نمازِ صبح سے پہلے، (۲) دوپہر کو جب تم اپنے کپڑے اُتارے رہتے ہو، (۳) اور نمازِ عشاء کے بعد، تم سے اِجازت لے کر تمہارے پاس آئیں، یہ تین ۳اَوقات تمہارے پردے کے ہیں"۔

تو معلوم ہوا کہ نمازِ فجر سے پہلے، دوپہر قَیلولہ کے وقت جب مَرد حضرات آرام کی غرض سے اپنی قمیص اُتار دیتے ہیں، اور خواتین دوپٹے و پردے کا زیادہ اہتمام

(۱) پ۱۸، النور: ۲۸.

(۲) پ۱۸، النور: ۵۸.

نہیں کرتیں، اور رات بعد نمازِ عشاء جب سونے کی تیاری کی جاتی ہے، یہ تین ۳ اَوقات سونے اور آرام وسکون کے ہیں، لہٰذا ان اَوقات میں بغیر اجازت اپنے گھر کے اندر بھی دوسروں کے کمروں میں داخل ہونا ممنوع ہے، چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مَرد ہو یا عورت، سبھی پر لازم ہے کہ اس حکم پر عمل کریں، اور دوسروں کے آرام وسکون میں خَلل انداز نہ ہوں؛ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۗ وَاللهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾(1) "اللہ تمہارے لیے اسی طرح آیتیں بیان فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ علم وحکمت والا ہے"۔ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بڑی حکمتیں ہیں۔ جب اجازت مل جائے، پہلے سلام کریں؛ کہ سلام کرنا سنّتِ رسول ہے، اس کے بعد جو مناسب گفتگو ہو کیجیے۔

اجازت لینے کے اُصول وضوابط

حضراتِ گرامی قدر! اسلام نے کسی کے ہاں داخل ہونے کی اجازت لینے کے کچھ آداب بیان کیے، تاکہ اہلِ اسلام ان تعلیمات کی رَوشنی میں اپنی عملی زندگی گزار سکیں، جب کسی کے گھر جانا ہو تو اس کے دروازے کے سامنے ہرگز کھڑے نہ ہوں، بلکہ دروازے سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہوں، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لاَ تَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ أَبْوَابِهَا، وَلكنِ ائْتُوهَا مِنْ جَوَانِبِهَا، ثُمَّ سَلِّمُوْا، فَإِنْ أُذِنَ

(۱) پ۱۸، النور: ۵۸.

لَكُمْ فَادْخُلُوْا، وَإِلاَّ فَارْجِعُوْا»[1] "کسی کے گھر آؤ تو دروازوں کے سامنے مت کھڑے ہو، بلکہ ان کے ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو، پھر سلام کرو، اگر اجازت ملے تو داخل ہو، ورنہ واپس لَوٹ جاؤ"۔

اجازت لینے کے آداب بتاتے ہوئے اللہ کے حبیب ﷺ نے ارشاد فرمایا: «يَسْتَأْذِنُ أَحَدُكُمْ ثَلاَثاً، فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلاَّ فَلْيَرْجِعْ»[2] "تین ۳ بار اجازت مانگو، اِجازت ملے تو بہتر، ورنہ واپس لَوٹ جاؤ"۔ لہٰذا اگر اجازت نہ ملے تو بغیر ناراض ہوئے، حُسنِ ظن رکھتے ہوئے واپس لَوٹ جائیں۔

برادرانِ اسلام! جب کسی کے گھر جائیں تو گھر والوں کے پوچھنے پر جواب میں چُپ چاپ کھڑے رہنا، یا "میں ہُوں"، یا "دروازہ کھولو" کہنا دُرست نہیں، بلکہ پوچھنے پر جواب میں اپنا نام بتائیں، جس سے ملاقات کرنی ہے اس کا نام لیں کہ مجھے فُلاں سے ملنا ہے، جب آپ کسی کے گھر جا کر دستک دیتے ہیں تو دروازہ کھولنے والے کو کیا جواب دینا چاہیے؟ حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد پر قرض تھا، اس سلسلہ میں نبئ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور دروازہ پر دستک دی، آپ ﷺ نے پوچھا: «مَنْ ذَا؟» "کون ہے؟" میں نے عرض کی: «أَنَا» "میں ہوں" آپ ﷺ نے (دروازہ کھولتے ہوئے) کہا: «أَنَا

(۱) "مسند البزّار" مسند عبد الله بن بسر رضی الله عنه، ر: ۳٤۹۹، ۳/ ۱۱٤.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب كَمْ مَرَّةٍ يُسَلِّمُ...، ر: ۵۱۸۱، صـ۷۲۷.

أَنَا»(۱) "میں تو میں بھی ہوں" گویا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اس جواب کو ناپسند فرمایا۔ اس حدیث کے تحت محدثینِ کرام فرماتے ہیں کہ "مطلب یہ کہ جب کوئی یہ پوچھے "کون ہے؟" تو جواب میں نام بتانا ہے، یہ کہنا کہ "میں ہوں" لغو وفضول ہے"(۲)۔

اِسی طرح رُخصت ہوتے وقت بھی اجازت لینا چاہیے، یعنی اس طرح کہیں کہ مجھے اجازت دیجیے، یا میں جانا چاہتا ہوں وغیرہ وغیرہ، بلااجازت چُپ چاپ نکل جانا بھی نامناسب وخلافِ ادب ہے۔

نبئ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ سے بھی اجازت لیا کرتے

عزیز دوستو! مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس بات کا دوسروں کو حکم دیا، اس پر خُود بھی عمل کر دکھایا، حضرت سیّدنا قَیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو فرمایا: «السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ الله» حضرت سیّدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اندر سے بالکل آہستہ جواب دیا، حضرت سیّدنا قَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ آپ رسول اللہ کو اندر آنے کی اِجازت کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا: ٹھہرو! ہم پر زیادہ سلام بھیجنے دو، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا: «السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ الله» حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر آہستہ جواب دیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیسری بار فرمایا: «السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ الله» پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

(۱) "صحيح البخاري" كِتَابُ الِاسْتِئْذَانِ، ر: ٦٢٥٠، صـ١٠٨٨.

(۲) "نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری" کتاب الاستیذان، ۸/۳۵۵۔

لَوٹ گئے، حضرت سیّدنا سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیچھے گئے اور عرض کی کہ یا رسولَ اللہ! میں آپ کا سلام سُن رہا تھا، اور آہستہ سے جواب دے رہا تھا، میں چاہتا تھا کہ آپ ہمارے لیے سلامتی ورَحمت کی دعا اَور زیادہ کریں، تب رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ اُن کے گھر تشریف لے آئے"[1]۔ لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ کسی کے ہاں جائیں تو پہلے اجازت لیں، سلام کریں، اور جواب نہ ملے تو واپس لَوٹ جائیں، محسنِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قَول وفعل سے بھی ہمیں یہی دَرس ملتا ہے۔

اجازت لینے کے آداب اپنی اَولاد کو بھی سکھائیں

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! جہاں ہم خود اسلامی اَحکام پر عمل پیرا ہوں، وہیں چاہیے کہ اپنے بچوں کو بھی اس بات کی تعلیم دیں؛ تاکہ بچپن ہی سے ان کی بھی اچھی تربیت ہو جائے، بچوں کی تربیت کے بارے میں والدین سے بروزِ قیامت پوچھا جائے گا۔ بچوں کی اچھی تربیت پر دِینِ اسلام نے بہت زور دیا ہے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُم مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ... وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ، وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا، وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا»[2] "تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے، اور تم سب سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔۔۔ مَرد اپنے اہل وعِیال کا ذمہ

---

(۱) "سُنن أبي داود" كتابُ الأدب، ر: ۵۱۸۵، صـ۷۲۸.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الجمعة، ر: ۸۹۳، صـ۱٤٤.

دار ہے، اُس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، عَورت اپنے شَوہر کے گھر میں ذمہ دار ہے، اور اس سے اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔ لہٰذا والدین پر لازم ہے کہ اپنے بچّوں کو دِینی ودُنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ رہن سہن اور مُعاشرت کے آداب واحترام بھی سکھاتے رہیں۔

گھروں کی عزّت وحُرمت

عزیزانِ گرامی! گھر میں داخلے کی اجازت لینا ایک عمدہ طرزِ ادب ہے، اس سے عزّتیں محفوظ رہتی ہیں، جس طرح باہر کسی کی عزّت وتکریم ضروری ہے، اسی طرح گھر کے اندر بھی اَہل وعِیال کی عزّت واحترام لازم وضروری ہے، کسی کو گھر کے باہر سے آواز کَسنا، بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کے دروازے سے جھانکنا، یہ سب ممنوع اور ادب واحترام کے مُنافی کام ہیں، اگر کوئی کسی کے گھر میں جھانکے اور اندر سے کوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے، تو آنکھ پھوڑنے والے پر کوئی گناہ نہیں، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ، مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ»[1] "اگر کوئی بلا اجازت تمہارے گھر میں جھانکے اور تم کنکر پھینک کر اُسے مارو، جس سے اس کی آنکھ پُھوٹ جائے، تو تم پر کوئی گناہ نہیں"۔ لہٰذا اجازت لینے میں میزبان ومہمان دونوں کی عزّت ہے۔

(١) "صحيح البخاري" كتاب الديات، ر: ٦٨٨٨، صـ١١٨٦.

اجازت لینے کے فوائد و ثمرات

میرے بزرگو و دوستو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی تعلیمات پر عمل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی ورِضا، اور انسان کی دنیا وآخرت دونوں کی بہتری ہے، اسلام نے ہر وہ کام جو فتنہ وفساد، بگاڑ وبدامنی اور گناہ وبربادی کی طرف لے جاتا ہو، اُس کے تمام اَسباب ومحرّکات سے منع فرمایا ہے، زندگی گزارنے کے اصول وضوابط مقرّر فرمائے، جن پر عمل کسی مصلحت سے خالی نہیں، رب تعالیٰ کے تمام اَحکام علم وحکمت پر مبنی ہیں، خواہ ہماری سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں، اِنہی آداب واَحکام میں سے ایک ادب کسی کے ہاں جانے کی اِجازت لینا بھی ہے، اس کے کثیر فوائد بھی ہیں، اجازت لینے سے گھروں کو عزّت نصیب ہوتی ہے، اجازت لینے کے باعث اہلِ خانہ پردے، اور گھر میں بکھری اشیاء کو دُرست کرنے کا اہتمام بھی کرلیتے ہیں، اجازت لینا شکوک وشُبہات کو ختم کرنے کا بھی مؤثر ذریعہ ہے۔

اجازت لینے اور باہمی رَوابط کے جدید ذرائع

عزیز دوستو! ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ جب کسی کے گھر جائے، تو پہلے تین ۳ بار دوازہ پر ٹھہر ٹھہر کر دستک دے، اجازت طلب کرے، دروازہ کو زَور زَور سے نہ پیٹا جائے، دوسروں کے گھروں میں نہ دیکھا جائے، اجازت ملے تو بہتر ہے، ورنہ واپس لَوٹ جائے، گھر، آفس وغیرہ میں جاتے وقت اجازت لینے کے کچھ طریقے یہ ہیں: (۱) دروازہ کھٹکھٹائے (۲) سلام کرے (۳) مؤدّب انداز میں آواز دے

(۴) گھنٹی وغیرہ لگی ہو تو اُسے مناسب انداز سے بجائیے، اجازت لینے والے کو چاہیے کہ دروازہ کے بالکل سامنے کھڑا نہ ہو، بلکہ دائیں بائیں کھڑا ہو تاکہ براہِ راست گھر میں نظر نہ پڑے۔

اے اللہ! لوگوں کے گھروں میں جھانکنے، اور انہیں تکلیف دینے سے محفوظ فرما، گھر وغیرہ میں آنے جانے کے آداب اور اجازت لینے کے اَحکام پر عمل کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.